Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Class 9

اردو

نظم: نعت

NOTES

Follow Our Socials
studybeesofficial
studybeesofficialpak
studybeesofficialpak

نعت: مولانا ظفر علی خان۔ ہیئت: غزلیہ

شعر نمبر 1: دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو

ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

مولانا ظفر علی خان قادر الکلام شاعر تھے ان کی شاعری میں جوش اور ولولے کی کیفیت ملتی ہے۔ ان کے زیادہ تر موضوعات سیاسی اور ہنگامی نوعیت کے ہیں لیکن اپ کا نعتیہ کلام بھی بہت موثر ہے۔ اپنے نعتیہ کلام کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کی ہے اور امت کی بلندی اور عروج کے لیے دعا بھی مانگی ہے۔ مولانا ظفر علی خان کے دل میں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق تھا اس کا اظہار انہوں نے اپنے نعتیہ کلام میں کیا ہے۔

اس شعر میں مولانا ظفر علی خان حضور کی خدمت میں نذرانہء عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میری زندگی کی آرزوؤں اور تمناؤں کا مرکز صرف آپؐ کی ذات ہے۔ اللہ تعالی نے اس دنیا کی ہدایت ور ہنمائی کے لیے بہت سے پیغمبر بھیجے جن میں سے آخری ذات آپؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے، جس کے بعد نہ کوئی نبی آیا ہے اور نہ آئے گا۔ یہ وہ ہستی ہیں جن کے لیے یہ کائنات تخلیق ہوئی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق نہ کرتا تو کائنات تخلیق نہ کرتا۔"

گویا آپؐ کا وجود وجہء تخلیقِ کائنات ہے۔ جس ہستی کے لیے خدا پوری کائنات تخلیق کر رہا ہے وہ ہستی خود خالقِ کائنات کو کتنی محبوب ہو گی، اور جب انسان اپنے دل کو اس محبوب ہستی کی محبت سے سرشار کرے گا تو یہ اس کے زندہ دل ہونے کی ہی علامت ہے۔ یہاں شاعر نے دل کے زندہ ہونے سے مراد دل کا دھڑکنا نہیں لیا بلکہ دل کے زندہ ہونے سے مراد وہ جذبات ہیں جن کا تعلق محبت اور عقیدت سے ہے اور حضورؐ کی محبت اور عقیدت سے ہی شاعر کے دل کی دنیا آباد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

Studybeesofficial

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے اپنے والدین، اپنی اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

اس عارضی دنیا کی بات کریں تو یہ دنیا بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عشق کی وجہ سے ہی بارونق ہے اور جو باطنی دنیا ہے وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر سے ہی آباد ہے۔ اس مادی دنیا کو صحیح طور پر انسانوں کے رہنے کی جگہ بنانے والے بھی آپؐ ہی تھے کیونکہ آپؐ جس معاشرے میں تشریف لائے وہ حقیقی معنوں میں انسانوں کی بجائے حیوانوں کا معاشرہ تھا۔ اس معاشرے میں انسانیت کی کوئی قدر نہ تھی۔ ظلم وجبر کا دور دورہ تھا۔ حلال حرام کی کوئی تمیز نہ تھی۔ آپؐ نے توحید کا پیغام پھیلا کر اور دین کی اقدار سکھا کر اس معاشرے کو انسانوں کے رہنے کا قابل بنایا۔ زندگی گزارنے کی اصول بتائے۔ حرام اور حلال کی تمیز سکھائی۔ یہی وہ اصولِ زندگی ہیں جو آج بھی اتنے ہی قابلِ عمل ہیں جتنے آج سے 1400 سال پہلے تھے۔ انہی اصولوں اور اقدار کی وجہ سے انسان کو اچھے برے کی تمیز ہوئی اور عرب کے صحرا میں رہنے والے شتربانوں نے دنیا پر حکمرانی کے اصول اور طریقے سکھائے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ ہم جس دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں اس دنیا کی رونقیں صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کی وجہ سے ہیں۔ بقول شاعر:

؎ محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے

اس میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

شعر نمبر 2: جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا

اے رہ نوردِ جادہء اسریٰ تمہی تو ہو

اس شعر میں شاعر مولانا ظفر علی خان حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقام و مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؐ کائنات کی تمام موجودات اور ممکنات سے بھی آگے نکل گئے۔ شاعر آپؐ کی عظمت اور

Studybeesofficial

سے آگاہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ کو دنیا میں بشر کے لبادے میں بھیجا گیا اور انسان یا بشر کی سرشت میں یہ نہیں کہ وہ اللہ شان تعالیٰ کی مقرر کردہ دور سے آگے بڑھ جائے، دراصل اس شعر میں پندرہویں پارے کی پہلی آیت کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں اس رب کی پاکی بیان کی گئی ہے جو راتوں رات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کو لے گیا۔ شاعر نے صنعت تلمیح کا استعمال کیا ہے۔ اس شعر میں واقعہ معراج کا حوالہ دیا گیا ہے۔ شبِ معراج کو "شبِ اسریٰ" بھی کہا جاتا ہے۔ آپؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ ذات پاک ہے جس نے ایک ہی رات کے مختصر سے وقت میں مسجدِ حرم سے مسجد اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانِ دنیا کا سفر شروع کیا۔ ساتوں آسمان پر مختلف انبیاء سے ملاقات کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر فرشتوں کی امامت کروائی۔ اسی مقام یعنی سدرۃ المنتہیٰ پر جبرئیلِ امین نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ وہ اس مقام سے آگے نہیں جاسکتے ان کے پر جلتے ہیں۔ بقول شاعر:

؎ جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

یہ اعزاز صرف اور صرف سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے آپؐ نے لامکاں کی سیر کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان مقامات کی سیر کروائی یا ان مقامات تک لے کے گئے جہاں تک کسی اور کسی اور نبی یا کسی اور انسان کو نہیں بلایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز اور یہ سعادت صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا کی یہ اعزاز کسی اور نبی کو بھی حاصل نہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسائی ان مقامات تک بھی ہوئی جہاں تک اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق یعنی فرشتوں کو بھی جانے کی اجازت نہ تھی۔ بقول شاعر:

؎ عرش سے نور چلا ، حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا تیرے کرم تک پہنچا
تیری معراج کہ تُو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

Studybeesofficial

شعر نمبر 3: گرتے ہوں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے

اے تاجدارِ یثرب و بطحا! تمہی تو ہو

تشریح: (بطحا کے لغوی معنی ہیں وہ وادی جہاں سیلاب بہت سے سنگریزے چھوڑ گیا ہو چونکہ مکہ ایک ایسی ہی وادی ہے اس لیے اسے بطحا کہتے ہیں اور یثرب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ منورہ کا نام تھا جس کے لغوی معنی ہیں دکھوں کا گھر۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کے بعد یثرب مدینہ مدینہ الرسول ہو گیا اور مخفف ہو کر اس مدینہ رہ گیا اب مدینہ کو یثرب نہیں کہنا چاہیے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی یہی ہدایت فرمائی ہے۔)

مولانا ظفر علی خان نے تاجدارِ یثرب و بطحا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو کہا ہے۔ اس شعر میں مولانا ظفر علی خان آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نذرانہ ءعقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مکہ اور مدینہ کے لوگوں کے لیے رحمت بن کر آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے دنیا شرک اور جہالت، فتنہ و فساد، قتل و غارت اور اس طرح کی خرابیوں میں اس طرح گھری ہوئی تھی انسانیت کی کوئی قدر نہ تھی۔ کسی کی جان، مال اور آبرو محفوظ نہ تھی۔ اونچ نیچ اور ذات پات کی تفریق ،شراب نوشی، جوا غرض یہ کہ ہر برائی عام تھی۔ ظلم کا یہ حال تھا کہ بھوک کو افلاس کی وجہ سے اہل عرب اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے۔ بیٹی کی پیدائش پر شرمندہ ہوتے اور بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امن اور سلامتی کا پیغام دیا۔ لوگوں کو مساوات اور برابری کا درس دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دنیا کو امن اور سلامتی کا پیغام دیا۔ مردوں عورتوں ،غریبوں اور مزدوروں غرض کہ ہر طبقے کو اس کے حقوق دلوائے آپؐ نے ان لوگوں کو برابری کا درجہ دیا جنہیں زمانے کے صاحبِ حیثیت لوگ حقیر سمجھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دنیا کو امن اور سلامتی کا پیغام دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"میں دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

بقول حالیؔ:

studybeesofficial

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　　　مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا　　　وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ، ضعیفوں کا ماویٰ

یتیموں کا والی ، غلاموں کا مولیٰ

معاشرے کی یہ حالت صرف عرب میں ہی نہیں بلکہ تو پوری دنیا گناہوں اور خرابیوں کا مرکز بن چکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رہنمائی صرف اس دنیا کے لیے ہی نہیں بلکہ آخرت میں بچاؤ کا بھی ایک راستہ ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"اے محمد ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

شعر نمبر4:　　　دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے

جس کی نہیں نظیر ، وہ تنہا تمہی تو ہو

تشریح: اس شعر میں شاعر نے استفہامیہ انداز اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس دنیا میں کون ہے جسے رحمت العالمین کہا گیا ہے اور ان کے اسی سوال میں جواب بھی پوشیدہ ہے۔ وہ ذات پاک صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے اسی لیے اللہ تعالی نے بھی فرمایا ہے۔

" بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہستی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔"

ظفر علی خان نے اس شعر میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ رحمت دو عالم ہیں۔ آپ کی ہر بات رحمت ہے۔ ہمارے لیے آپؐ کی ذاتِ پاک دنیا کے لئے اللہ تعالی کا سب سے بڑا احسان ہے۔ آپؐ کی تعلیمات سے صحرا گلزار بن گئے۔ آپؐ کی تعلیم سے اندھیرے نور بن گئے۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو منزل کا نشان مل گیا۔

Studybeesofficial

جس معاشرے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے وہ معاشرہ شرک و جہالت، فتنہ و فساد اور قتل و غارت جیسی بے شمار خرابیوں میں گھرا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کی وجہ سے وہ معاشرہ تہذیب و تمدن کا مرکز بن گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے رحمت اور شفقت کی شمع روشن کی۔ جہالت اور ظلم و جبر کو ختم کیا۔ انسانوں کے لیے برابری، اخوت اور مساوات کے نمونے قائم کیے۔ غلاموں کو مالکوں کے برابر کھڑا کیا۔ اس شعر میں شاعر نے دونوں جہانوں کا لفظ استعمال کیا ہے اس دنیا میں بھی اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب کے لیے رحمت ہیں اور قیامت کے روز بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے بقول شاعر:

؎ عرب کے واسطے رحمت، عجم کے واسطے رحمت

وہ آیا لیکن آیا رحمت اللعالمین ہو کر

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ عظیم ذات ہے جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی اور جس کی خالق دو جہاں خود تعریف کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا ۔"

شعر نمبر 5: پھوٹا جو سینہ ءشبِ تارِ الست سے

اس نورِ اولیں کا اجالا تمہی تو ہو

تشریح: اس شعر میں مولانا ظفر علی خان نے قران پاک کی ایک آیت کے کچھ الفاظ کا استعمال کیا ہے اور اکثر شعراء اپنی بات میں وزن لانے اور زور پیدا کرنے کے لئے یہ انداز اختیار کرتے ہیں۔۔ شاعر نے بڑی خوبصورتی سے صنعت تلمیح کا استعمال کرتے ہوئے اس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں تمام روحوں کو جمع کرنے کے بعد ان سے پوچھا تھا، "الست بربکم" کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تمام روحوں نے یک زبان ہو کر کہا، ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ الست کی تاریک

Studybeesofficial

رات کے سینے میں جو پہلا نور ظاہر ہوا تھا اس نور کی روشنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ یہاں شاعر کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی اس کائنات کی تخلیق کی وجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور اس کائنات کی تخلیق سے بہت پہلے تخلیق کر دیا گیا تھا۔ بقول شاعر:

گو عرض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہستی سے ہی دنیا کی ساری رونقیں خوشیاں اور رنگینیاں ہیں۔ اس کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے:

"اللہ تعالی نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔"

شعر نمبر 6: جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر

اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

تشریح: یہ شعر صنعت تلمیح کی مثال ہے۔ اس شعر میں واقعہ ٔ معراج کا ذکر ہے جو نبوت کے گیارہویں سال پیش آیا۔ شاعر نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت اور ان کے مقام اور مرتبے سے آگاہ کیا ہے کہ وہ مقام جہاں فرشتوں کے سردار یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بھی رسائی نہیں، ان حقیقتوں سے صرف آپؐ ہی واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رتبے کو مزید واضح کرنے کے لئے آپؐ کو آسمانوں کی سیر کرائی۔ آپؐ پہلے خانہ کعبہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں آپؐ تمام انبیاء کو نماز پڑھائی، امامت کی۔ اسی لئے آپؐ "اماالانبیاء" کہا جاتا ہے۔ پھر آپؐ نے ساتوں آسمانوں کی سیر فرمائی اور مختلف نبیوں سے ملاقات کی۔ اس کے بعد سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر فرشتوں کی امامت فرمائی۔ اسی مقام پر حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ سے کہا کہ ان کو اس جگہ سے آگے جانے کی اجازت نہیں ہے، آگے بڑھنے پر ان کے پر جل جائیں گے۔ شاعر نے اس شعر میں یہی بات واضح کی ہے۔ بقول شاعر:

Studybeesofficial

؎ جبریئل مقام سدرہ سے گر آگے بڑھے، پر جل جائیں

محبوبِ خدا کی منزل کا آغاز یہاں سے ہوتا ہے

آپؐ کی شان اور عظمت شاعر یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام فرشتوں سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ دیکھیئے کہ اس مقام سے آپؐ تنہا رف رف کے تخت پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ سے آمنے سامنے ملاقات فرمائی اور آپؐ کو پانچ نمازوں کے تحفہ سے نوازا گیا جو امتِ محمدیؐ کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ اعزاز ہے جو آپؐ کے سوا کسی اور کو نہ حاصل ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ شاعر کہتے ہیں کہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کی حقیقتوں اور رازوں سے آگاہی کا شرف صرف مولانا آپؐ کو ہی حاصل ہوا۔ مولانا ظفر علی خان نے اپنی ایک اور نظم "شبِ معراج" میں واقعہ ءمعراج کو اس طرح پیش کیا ہے۔

اپنے اللہ سے ملنے کے لیے جاتا ہے   اپنے اللہ کا منظورِ نظر آج کی رات

کہکشاں جلوہ فشاں ہے کہ اسی رستے سے   ہنے والا ہے محمدؐ کا گزر آج کی رات

مل گئی دونوں جہانوں کے خزانوں کی کلید   اپنی معراج کو پہنچا ہے بشر آج کی رات

شعر نمبر7: سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا

سب غایتوں کے غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

تشریح: اللہ تعالی نے اس کائنات میں کئی قسم کی مخلوقات بنائیں اور ان میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، پھر انسانوں میں سے سب سے افضل آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات بنائی اور سب سے بڑا اعزاز تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی ایک قوم یا ایک دور کے لیے نہیں آئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیغام تمام دنیا تک پہنچا اور قیامت تک یہ پیغام اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات موجود رہیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جو کتاب یعنی قران پاک نازل ہوا تو وہ بھی ایک آفاقی کتاب

Studybeesofficial

ہے۔ قیامت تک یہ کتاب اور آپ کی تعلیمات اسی طرح قابلِ عمل رہیں گی جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے تھیں۔ اس شعر میں شاعر مولانا ظفر علی خان نے اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کو وجہ ء تخلیق قرار دیا ہے۔

بقول شاعر ؎ اے کہ تیرے وجود پر خالق یہ دو جہاں کو ناز

اے کے تیرا وجود ہے وجہ ہے کائنات

دوسری وجہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غایتِ اولیٰ کہنے کی یہ ہے کہ جتنے بھی نبی دنیا میں تشریف لائے وہ اپنی اپنی امتوں کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کی خوشخبری دیتے رہے۔ اگر اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا میں تشریف نہ لاتے تو تمام انبیاء جو اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کی بشارت دیتے رہے، ان کی باتیں باطل ہو جاتیں۔ بقول شاعر

؎ مسلم ہے خدا کے بعد جس کی شانِ یکتائی

ہے نام اسی کا محمد ابن عبد اللہ بطحائی

؎ وہ جب آیا تو ساتھ اس کے اک ایسا انقلاب آیا

کہ ہیں اس وقت مہر و انجم تماشائی

اللہ تعالی نے یہ حسین کائنات بنائی، اس کو ہر طرح کی نعمتوں سے بھر دیا اور صرف اسی لیے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس دنیا میں ظاہر کرنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے دنیا میں اللہ تعالی کا پیغام تھوڑے سے عرصے میں اس طرح پہنچا دیا کہ تا قیامت اس کی روشنی موجود رہے گی۔

Studybeesofficial